ہفتہ وار رسالہ: 456

WEEKLY BOOKLET: 456

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 36 سال پہلے کا بیان

# عقل مند باپ

صفحات: 17

ایک بڑھیا کی حالتِ زار 05

کامیابی کا راز 13

نوجوان ڈاکٹر کی موت 08

اہم مسئلہ 14



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

# عقل مند باپ (1)

**دُعائے عطّار:** یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”عقل مند باپ“ پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا کے غموں سے نجات دے کر دو جہاں کی خوشیاں نصیب فرما اور ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے شوق و مَحبّت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

## عقل مند باپ

منقول ہے: ایک شخص کا چھوٹا بچّہ اس کے ساتھ بستر پر سویا کرتا تھا، ایک رات بچہ بہت بے چَین ہوا اور سو نہیں پایا۔ باپ نے بچے سے پوچھا: کیا کہیں دَرد ہو رہا ہے؟ بچے نے جواب دیا: ابّا جان! دَرد تو کہیں نہیں ہو رہا، دَرْاَصْل بات یہ ہے کہ کل جُمعرات ہے اور ہر جُمعرات کو ہمارے اُستاد صاحب پورے ہفتے میں پڑھائے جانے والے اَسباق کا امتحان لیتے

---

1 ... یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے 10 صفر المظفّر 1410ھ بمطابق 12 ستمبر 1989ء کو خانیوال (پنجاب، پاکستان) میں سُنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃُ العلمیہ کے شعبے ”بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتّب کیا ہے۔

ہیں، مجھے اس ہفتے کا سبق صحیح سے یاد نہیں ہے اور مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے سبق صحیح نہ سُنایا تو اُستاد صاحب مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور سزا بھی دیں گے۔ بھولے بھالے بچے کی بھولی بھالی باتیں سُن کر باپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہنے لگا: اس بچے نے صرف ایک ہفتے کے اسباق کا امتحان دینا ہے اور یہ اس قدر خوفزدہ ہے کہ سو نہیں پا رہا جبکہ مجھے تو قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں زندگی بھر کئے جانے والے گناہوں کا حساب دینا ہے لہٰذا اس کی نسبت مجھے زیادہ خوفزدہ ہونا چاہیے۔

(درۃ النا صحین، ص255 ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! اس دنیا میں ایسے نیک لوگ بھی موجود ہیں جنہیں دنیا کی چیزیں دیکھ کر آخرت کی یاد آجاتی ہے، اس ضِمن میں ایک اور واقعہ پڑھئے، چنانچہ

## جہنّم کی آگ کا خوف

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم مولانا ابو یُوسُف محمد شریف کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب ''اَخلاقُ الصالحین'' میں لکھتے ہیں: ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ پر خوفِ خُدا کا اس قدر غلبہ رہتا کہ جب کبھی چراغ جلاتے تو جہنّم کی آگ کو یاد کرکے رونے لگ جاتے۔

(اخلاق الصالحین، ص67 ماخوذاً)

بہر حال دنیوی اِمتحان میں ناکامی کے خوف سے بچے کو بے چین ہوتا دیکھ کر اس کے والد کا اپنی آخرت کے اِمتحان کو یاد کر کے خوفِ خدا سے لَرز جانا بہت عبرت انگیز ہے۔ اس واقعے کا ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف اپنے اَندر عبرت کے بے بہا موتی لئے ہوئے ہے اور یہ واقعہ ہم سب کو دعوتِ عبرت دیتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو عام طور پر ہم دنیا کے حساب وکتاب سے ڈرتے ہیں لیکن افسوس! آخرت کے حساب وکتاب سے نہیں

ڈرتے حالانکہ دنیا کا حساب و کتاب بہت آسان جبکہ آخرت کا حساب و کتاب بہت مشکل ہے۔ یادرکھئے! حساب و کتاب لینا اللہ پاک کے چاہنے پر موقوف ہے وہ جس سے چاہے گا حساب لے گا اور جسے چاہے گا بغیر حساب و کتاب جنّت میں داخل فرمائے گا لیکن حساب و کتاب کا لیا جانا بہت ہی سخت معاملہ ہے۔

## میدانِ محشر کے 5 سوالات

سَرورِ ذیشان، رحمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قیامت کے روز بندہ اُس وقت تک قدم نہیں ہٹا سکے گا جب تک وہ ان 5 سُوالات کے جوابات نہ دے لے: ﴿1﴾ عمر کس کام میں صَرف کی؟ ﴿2﴾ جوانی کیسے گزاری؟ ﴿4،3﴾ مال کس طرح کمایا اور کس طرح خرچ کیا؟ ﴿5﴾ اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟

(ترمذی، 4/1884، حدیث: 2424)

ہم میں سے جو جوان ہیں انہیں غور کرنا چاہیے کہ وہ جوانی کس طرح گزار رہے ہیں؟ اگر بروزِ قیامت اُن سے یہ سُوال پوچھ لیا گیا کہ جوانی کیسے گزاری؟ تو وہ اس کا کیا جواب دیں گے؟ نیز جن لوگوں کی جوانی گزر چکی انہیں زیادہ غور کرنا چاہیے کہ انہوں نے جوانی کس طرح گزاری! اگر جوانی اللہ پاک کی رِضا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّت کے مطابق نہیں گزاری تو انہیں اس پر اَشک باری اور اللہ پاک کے حضور گِریَہ وزاری کر کے توبہ کرنی چاہیے کہ ابھی توبہ کا دروازہ کُھلا ہے۔ صبح کا بُھولا شام کو لوٹے تو اسے بُھولا نہیں کہتے۔

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہماری زبان میں سَکَت باقی ہے، عقل سلامت ہے اور مرنے

سے پہلے پہلے توبہ کا موقع مُیَسَّر ہے لہٰذا ہمیں فوراً توبہ کر لینی چاہیے۔ جو لوگ اس وقت جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے ہیں اور پُرشباب و پُربہار زندگی بَسَر کر رہے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی جوانی پر ترس کھائیں، نیک اَعمال بجالائیں اور یاد رکھیں! عنقریب اُن کی جوانی ڈھلنے والی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ڈَھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

جہاں تک جوانی ڈَھلنے کا تَعلّق ہے تو یہ بہت کم لوگوں کی ڈَھلتی ہے کیونکہ بہت سے لوگ جوانی ڈھلنے سے پہلے ہی موت کی آغوش میں چلے جاتے اور اندھیری قبر کی گہرائی میں جا پہنچتے ہیں۔ آپ اپنے محلّے کا جائزہ لے لیجئے کہ آپ کے محلّے میں کتنے بوڑھے مرد اور کتنی بوڑھی خواتین موجود ہیں؟ شاید آپ اس نتیجے پر پہنچیں کہ اگر آپ کے محلے میں مثلاً ایک ہزار اَفراد کی آبادی ہے تو اس میں آپ کو بچے کثرت سے ملیں گے، بچوں سے تھوڑی بڑی عمر والے بھی کافی نظر آئیں گے، نوجوان بھی بہت دِکھیں گے لیکن جن مَردوں کو "بوڑھا" یا جن خواتین کو "بُڑھیا" کہا جاسکے اُن کی تعداد 15 یا 20 ہوگی، اس سے پتا چلتا ہے کہ صرف دو فیصد لوگ بڑھاپے تک پہنچ پاتے ہیں، بقیہ 98 فیصد لوگ جوانی ڈھلنے سے پہلے ہی اپنی قبروں میں جا پہنچتے ہیں۔ یاد رہے! بڑھاپے تک پہنچنا آسان نہیں کیونکہ جوانی سے بڑھاپے تک پہنچنے کے لئے آدمی کو بیماریوں، بڑے بڑے حادثوں، مصیبتوں وغیرہ مشکل ترین مَرحَلوں سے جان بچا کر نکلنا پڑتا ہے۔

## بڑھاپا آسان نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بڑھاپے کی زندگی پریشانیوں کا شکار ہوتی ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ جو شخص بڑھاپے کی منزل تک پہنچتا ہے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بہت کم دیکھی جاتی ہے اور جب کبھی وہ ہنستا ہے تو اس کی ہنسی پِھیکی پِھیکی معلوم ہوتی ہے جس کے پیچھے مایوسی چُھپی ہوتی ہے۔ نیز جب عُمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھاپا مزید بڑھتا ہے تو پھر بوڑھے شخص کے لئے کوئی خوشی، خوشی اور کوئی غم، غم نہیں رہتا یہاں تک کہ وہ موت کی تمنّا کرنے لگتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک عبرت انگیز واقعہ پڑھئے، چنانچہ

## ایک بڑھیا کی حالتِ زار

ایک بار میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) کراچی کے کسی علاقے میں بیان کرنے کے لیے گیا تو ایک اسلامی بھائی مجھے اور میرے ساتھ مزید کچھ اسلامی بھائیوں کو مہمان نوازی کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ وہاں چارپائی پر ایک بہت ہی زیادہ کمزور "بڑھیا" بیٹھی تھی جسے بڑھاپے نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ بے چاری سُکڑ کر بہت چھوٹی سی ہو گئی تھی، قریب سے گزرنے والا کوئی بھی شخص اس کی طرف ہمدردی سے دیکھتا تک نہ تھا، مجھے اس کی حالت دیکھ کر بڑا ترَس آیا اور میں نے ذرا رُک کر اس کا دل بہلانے کے لئے پوچھا: بڑی بی! آپ کیسی ہیں؟ اس نے ایسا جواب دیا جو کئی سال گزر جانے کے باوجود آج بھی مجھے یاد ہے اور شاید میں مرتے دم تک اسے نہیں بھولوں گا کیونکہ اس میں میرے لئے عبرت کا سامان ہے، میرے پوچھنے پر اس بڑھیا نے حسرت بھری آواز میں کہا: میں بہت بیمار ہوں، تم دعا کرو اللہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے موت دے دے۔ اس بڑھیا کے تقریباً یہی الفاظ تھے جو آج تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ (یاد رکھئے! رنج و مصیبت سے گھبرا کر موت کی دعا کرنا منع ہے۔ (فضائل دعا، ص: 182))

آہ! وہ بڑھیا کبھی اپنے بچپن کو یاد کرکے روتی ہوگی کہ وہ بچپن میں کس طرح کھیلتی، دوڑتی، ہنستی اور بولتی تھی، کبھی اپنی جوانی کو یاد کرکے روتی ہوگی کہ کتنی دھوم دھام سے اس کی شادی ہوئی تھی، کس طرح لوگ اس کی بَلائیں لیتے تھے، کس طرح اسے خوشیاں ملتی تھیں، کس طرح بچے اس کی خدمت کیا کرتے تھے اور کس قدر شان و شوکت سے وہ شادیوں میں آیا جایا کرتی تھی، آہ! اس طرح کی باتیں سوچ کر اس بڑھیا کا دل ڈوب جاتا ہوگا اور وہ دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہتی ہوگی: ہائے افسوس! اب میں کچھ نہیں کر سکتی، نہ کسی کے ہاں شادی میں جانے کے قابل رہی ہوں اور نہ ہی میت میں۔ بہر حال اس بڑھیا کے لئے نہ کوئی خوشی، خوشی تھی اور نہ کوئی غم، غم تھا بس وہ موت کی تمنّا کیے جارہی تھی۔

اے عاشقانِ رسول! زندگی ایک خواب یا کھیل کود کا نام ہے جس کا دورانیہ بہت مختصر ہے۔ غور کیجئے! شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس کے گھر سے جنازہ نہ اُٹھا ہو یا اس نے کسی مُردے کو غسل نہ دیا ہو یا غسل دینے میں کسی کی مدد نہ کی ہو یا کسی کو کفن نہ لپیٹا ہو یا کفن لپیٹنے میں کسی کا ساتھ نہ دیا ہو، اگر کسی نے یہ سب کام نہیں کئے تو کم اَز کم اُس نے کسی مسلمان کے جنازے کو ضرور کندھا دیا ہوگا یا وہ کسی مسلمان کے جنازے میں ضرور شریک ہوا ہوگا یا جنازے کے ساتھ قبرستان گیا ہوگا یا کسی کی میت کو قبر میں اُتارتے وقت اُس نے لوگوں کا ساتھ دیا ہوگا، یوں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ اپنی مختصر سی زندگی گزار کر راہِ آخرت کے مسافر بن چکے ہیں۔

## دنیا سراپا عبرت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ دنیا ہے ہی اُجڑنے کے لئے، جو پیدا ہوا، وہ ہے ہی

مرنے کے لئے، یوں اس دنیا میں عبرت ہی عبرت ہے۔ اگر غور کیا جائے تو انسان کی پیدائش سے پہلے ہی عبرت شروع ہو جاتی ہے وہ اس طرح کہ جب نُطفہ ماں کے رَحم میں قرار پکڑتا ہے تو رَحم پر مُوَکَّل (یعنی مُقرَّر) فرشتہ اس جگہ کی مٹّی اُٹھا کر لاتا ہے جس جگہ اس نطفے سے پیدا ہونے والے بچے نے مرنے کے بعد دفن ہونا ہوتا ہے اور پھر اس مٹی سے ماں کے پیٹ میں پُتلا بناتا ہے۔ (نوادر الاصول، 2/114-115، حدیث:304 ملتقطاً)

معلوم ہوا پیدا ہونے سے پہلے ہی موت کا تعین ہو چکا ہے اور ہم مرنے کے بعد جس مٹی میں جانے والے ہیں وہ پہلے سے ہی ہمارے بدن میں پہنچ چکی ہے اور اُسی سے ہمارا جسم بنا ہوا ہے۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت پڑھی جانے والی دُعا کے ترجمے پر غور کر لیجئے! معلوم ہو جائے گا کہ ہم مٹی سے بنے ہیں۔ افسوس! بہت سے لوگوں کو قبر پر مٹی ڈالنے کی دُعا یاد نہیں ہوتی اور نہ ہی مٹی ڈالنے کا طریقہ آتا ہے۔ اللہ پاک کی رِضا پانے، ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے قبر پر مٹی ڈالنے کا مُستَحب طریقہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

## قبر پر مٹی ڈالنے کا مُستَحب طریقہ

قبر پر مٹی ڈالنے کا مُستَحب طریقہ یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں: ﴿مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ﴾ (ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا)، دوسری بار کہیں: ﴿وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ﴾ (اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے)، تیسری بار کہیں ﴿وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى﴾ (پ16، طٰہٰ:55) (اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے)۔ اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیجئے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص141)

## دُنیوی زندگی کی حقیقت

اے عاشقانِ رسول! دُنیوی زندگی کھیل کود کے سِوا کچھ نہیں، چنانچہ اللہ پاک دُنیوی

زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

(پ21، العنکبوت:64)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت حضرت علّامہ مولانا نعیمُ الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللهِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں، کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے کہ یہ نہایت جلد ختم ہونے والی ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے مُنْتَشِر ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ21، العنکبوت، تحت الآیۃ:64، ص747)

جب بچہ کھیل کود میں مگن ہوتا ہے تو اس کا وقت اتنی جلدی گزرتا ہے کہ اس کو پتا تک نہیں چلتا، اسی طرح دنیوی زندگی کی مثال ہے کہ وہ بھی بڑی جلدی گزر کر ختم ہو جاتی ہے اور آدمی کو پتا تک نہیں چلتا۔ بہت سے لوگ اپنا مستقبل روشن کرنے کی فکر میں مگن ہوتے ہیں کہ اتنے میں موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں جا پہنچتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہمارا حقیقی مستقبل قبر سے وابستہ ہے جس میں ہمیں ہزاروں سال رہنا ہے لہٰذا اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ آج ہم دنیا میں جسے اپنا مستقبل سمجھ بیٹھے ہیں وہ ہمارا حقیقی مستقبل نہیں اور ضروری نہیں کہ وہ ہمیں حاصل بھی ہو جائے۔ اس ضِمن میں ایک عبرت انگیز واقعہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

## نوجوان ڈاکٹر کی موت

پاکستان کے مشہور شہر کراچی سے تَعَلُّق رکھنے والا ایک شخص پرچون کی دُکان چلا کر



www.dawateislami.net

اپنا گزر بسر کیا کرتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ میرا بیٹا کسی طرح امریکہ چلا جائے، وہاں پڑھ لکھ کر ڈاکٹری کی ڈِگری حاصل کرے، پھر واپس اپنے مُلک آکر کراچی میں ایک پرائیویٹ کلینک کھولے، اپنا مستقبل خوب روشن کرے اور میرے لیے بڑھاپے کا سہارا بھی بنے۔ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے آخر کار اس دکاندار نے اپنا پیٹ کاٹ کر یا لوگوں سے قرضہ لے کر اتنی رقم جمع کر لی کہ وہ اپنے بیٹے کو امریکہ بھیج سکے، چنانچہ اس نے اپنے پھول جیسے بیٹے کا مستقبل روشن کرنے کے لئے اُسے امریکہ بھیج دیا۔ بیٹے نے امریکہ میں ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی اور پھر کراچی آکر والد کی خواہش کے مطابق اپنے گھر کے قریب ایک پرائیویٹ کلینک کھول لیا۔ باپ بڑا خوش تھا کہ اب میرے بیٹے کا مستقبل روشن ہو گیا اور مجھے بڑھاپے کا سہارا مل گیا۔

چونکہ ابھی تک اس ڈاکٹر کی شادی نہیں ہوئی تھی لہٰذا باپ نے سوچا پہلے کچھ سرمایہ جمع ہو جائے تاکہ میرے بیٹے کا مستقبل خوب اچھی طرح چمک دَمک کر روشن ہو جائے پھر اس کی شادی کروں گا، آخر اتنی جلدی ہی کیا ہے؟ اپنے منصوبے کو پورا ہوتا دیکھ کر باپ بڑی خوشی سے زندگی کے دن گزارنے لگا لیکن قُدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ کلینک کھولنے کے دو یا تین مہینے بعد اس نوجوان ڈاکٹر کو پیلیا ہو گیا، اس نے اپنے طور پر دوائیں استعمال کیں لیکن اِفاقہ نہ ہوا، پھر جب بڑے ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے اسے ہاسپٹل میں داخل کر دیا۔ آہ! چند روز بسترِ عَلالت پر گزارنے کے بعد جو نوجوان دو یا تین ماہ پہلے امریکہ سے ڈاکٹر بن کر آیا تھا بھرپور جوانی میں انتقال کر گیا۔ بعد میں اس کے باپ کو یہ کہتے سنا گیا کہ ہائے افسوس! میں نے اپنے بیٹے کی تعلیم پر جو پیسے خرچ کئے

تھے ابھی وہ وصول نہیں ہو پائے تھے کہ بیٹا انتقال کر گیا۔

ہوئے نامُوَر بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نوجوان ڈاکٹر بڑھاپے کی دَہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی بھرپور جوانی کے عالَم میں موت کا شکار ہو گیا۔ ذرا سوچئے! ڈاکٹری کی ڈگری اسے قبر میں کیا کام دے گی؟ اے کاش! اگر اس کے باپ نے اسے حافظِ قرآن بنایا ہوتا تو نہ صرف اس کی بلکہ اس کے گھر والوں کی بھی آخرت سَنور جاتی، نیز اتنا سرمایہ بھی خرچ نہ ہوتا اور نہ ہی ایک بوڑھے باپ کو اپنے پھول جیسے بیٹے کو تعلیم کے لئے غیروں کے سپرد کرنا پڑتا لیکن افسوس! ایسا نہ ہو سکا۔

یہ واقعہ ہمیں عبرت کی دعوت دے رہا ہے لیکن بہت سے لوگ عبرت حاصل کرنے کے بجائے اس طرح کے واقعات ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ آج کل صورتِ حال کچھ یوں ہے کہ گویا بے نمازیوں نے طے کر لیا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم نے نماز نہیں پڑھنی، داڑھی منڈانے والوں نے شاید قَسَم کھائی ہے کہ چاہے مولانا لوگ کتنا ہی زور لگا لیں ہم کبھی بھی شیطان سے بے وفائی کر کے داڑھی نہیں رکھیں گے، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ہم فلمیں ڈرامے دیکھنے سے باز نہیں آئیں گے۔ بہر حال زبانِ قال سے (یعنی اپنے منہ سے) تو کوئی نہیں کہتا البتّہ زبانِ حال (یعنی اپنے عمل) سے بہت سے لوگ یہی کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم نہ

سُدھرے ہیں نہ سُدھریں گے، قَسم کھائی ہے۔

داڑھی رکھنا آج کل مَعاذَ اللہ! معاشرے میں ایک عیب شمار کیا جانے لگا ہے حالانکہ جس سبز سبز گنبد کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہم تڑپتے ہیں اس سبز گنبد کے مکین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعالَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک چہرے پر حَسین داڑھی سجی ہوتی تھی، سرِ اقدس پر نورانی عمامہ شریف سجا ہوتا تھا اور پیارے پیارے گیسو جھوم جھوم کر مبارک کانوں کو چوم لیا کرتے تھے۔ جو لوگ اس لئے داڑھی منڈاتے ہیں کہ کہیں ”مُلّا“ نہ بن جائیں تو ایسوں کو غور کرنا چاہیے کہ جس ہستی کا انہوں نے کلمہ پڑھا ہے ان کے مبارک چہرے پر داڑھی شریف جگمگا رہی ہوتی تھی۔

اے بے نمازیو تم بھی سنو! اے ماہِ رمضان کے روزے بلا عُذرِ شرعی قضا کر ڈالنے والو تم بھی سنو! اے جُوا کھیلنے والو تم بھی سُنو! اے شراب نوشی کرنے والو تم بھی سنو! اے ہیروئن اور چرس پینے والو تم بھی سُنو! اے ویڈیو گیمز کھیلنے کھلانے والو تم بھی سُنو! اے ویڈیو سینٹر چلانے والو تم بھی سُنو! اے ماں باپ کو ستانے والو تم بھی سُنو! اے داڑھی منڈانے اور ایک مُٹّھی سے کم کروانے والو تم بھی سُنو! اے مسلمانوں کو بے جا ایذا پہنچانے والو تم بھی سُنو! اپنی اولاد کی سُنّت کے مطابق تربیت نہ کرنے والو تم بھی سُنو! ضد چھوڑو، سیدھے راستے پر آجاؤ اور یاد رکھو! اگر یونہی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا اور تم اپنی اسی ضد پر ڈٹے رہے کہ ہم نمازیں نہیں پڑھیں گے، رمضانُ المبارک کے روزے نہیں رکھیں گے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے باز نہیں آئیں گے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ناراض ہوسکتے ہیں اور مَعاذَ اللہ! ایمان بھی برباد ہوسکتا ہے، اگر ایسا ہوا تو عذابِ جہنّم میں گرفتار ہونا پڑے گا۔ بطورِ عبرت جہنّم میں کُفّار کو دیئے جانے والے عذاب کی

ایک جھلک پڑھیے، چنانچہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ع (پ22،الاحزاب:66تا68)

ترجَمۂ کنزُالایمان: جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو اُنہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب اُنہیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر۔

پتا چلا جو اپنے لیڈروں یا اپنے بڑوں کی وجہ سے سیدھے راستے کو چھوڑے گا وہ گُناہ گار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ اِس پر اُن لوگوں کو بھی غور کرنا چاہیے جو داڑھی رکھنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ پہلے ہم اپنے والد صاحب سے داڑھی رکھنے کی اِجازت لیں گے، اگر انہوں نے اجازت دے دی تو داڑھی رکھ لیں گے ورنہ نہیں رکھیں گے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم مخلوق کے حکم پر مُقدَّم ہے۔ ہمیں شریعت کے احکام ماننے چاہئیں ورنہ سِوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک بچہ اس خوف سے رو رہا تھا کہ اس نے استاد کو سبق سنانا تھا اور پھر اُس کا والد بھی یہ سوچ کر رو دیا تھا کہ میرے بچے کو اپنے سبق کا اتنا احساس ہے لیکن مجھے اِس بات کا کوئی احساس نہیں کہ میں نے آخرت میں اتنا بڑا حساب و کتاب دینا ہے۔ یاد رکھئے! دنیا دارُ الامتحان ہے، آخرت میں کامیاب یا ناکام ہونے کے لئے دنیا میں جیسی تیاری کریں گے آخرت میں ویسے ہی نتائج

بر آمد ہوں گے۔

## کامیابی کا راز

اللہ پاک ہمیں اُخروی کامیابی کا راز بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا(۷۱) (پ22، الاحزاب:70-71)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

ان آیاتِ مبارکہ سے پتا چلا کہ آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے کی یہی صورت ہے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اطاعت و فرمانبرداری اپنے اوپر لازِم کرلی جائے کیونکہ احکامِ اِلٰہیہ پر عمل اور اتّباعِ سُنّت کئے بغیر نجات بہت مشکل ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہمیں یہی درس دیا جاتا ہے کہ ہم اپنی آخرت کی تیاری کریں، اس مختصر سی زندگی میں اللہ پاک کو نہ بُھولیں اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا نہ چھوڑیں۔

اللہ پاک بے نیاز و بے پرواہ ہے، اگر ساری دنیا نماز نہ پڑھے تو یقیناً اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور اگر ساری مخلوق اس کے سامنے سجدہ رَیز ہو جائے تو اس کی عظمت کو نہیں بڑھا سکتی۔ ہاں! نماز پڑھنے میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے، اگر ہم نماز پڑھیں گے تو اپنے آپ کو اُخروی نقصان سے بچائیں گے اور نہیں پڑھیں گے تو ہمارے لئے دَردناک عذاب



www.dawateislami.net

کی وعیدیں موجود ہیں اور ہم جہنّم کے حقدار ٹھہریں گے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

فِیْ جَنّٰتٍ ﱎ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ (پ29، المدّثّر: 40تا47)

ترجَمۂ کنزالایمان: باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔

اے عاشقانِ رسول! آپ نے نماز نہ پڑھنے سے متعلّق قرآنِ پاک کی آیاتِ مُبارکہ مُلاحَظہ فرمائیں تو انسان جو کہ کمزور وناتُواں ہے، معمولی گرمی سردی برداشت نہیں کر سکتا، تیز ہَوا کے جھونکوں سے لَرز اُٹھتا ہے، آندھی کی گَرج جسے خوف زدہ کر دیتی ہے، جو معمولی سا نزلہ زُکام سہنے کی طاقت نہیں رکھتا، بخار جسے بستر پر ڈال دیتا ہے، جب انسان اتنا کمزور ہے تو اسے چاہیے کہ اُخرَوِی عذابات سے ڈر کر فوراً توبہ کرے، نیکیوں بھری زندگی گزارنا شروع کرے، بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہو: اے اللہ! میں تیری ناراضی نہیں بلکہ رِضا اور خوشنودی چاہتا ہوں، تیرا عذاب سہنے کی طاقت نہیں رکھتا، تیرے اس حکم ﴿اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (پ1، البقرۃ: 43) ترجَمۂ کنزالایمان: ”نماز قائم رکھو۔“ پر آج ہی سے عمل کرنے کا عہد کرتا ہوں اور نیّت کرتا ہوں کہ آج کے بعد اِن شاءَاللہ میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

## اہم مسئلہ

یہ مسئلہ پیشِ نظر رکھئے کہ آئندہ نماز قضا نہ کرنے کی نیّت سے پچھلی قضا نمازیں

معاف نہیں ہو جائیں گی بلکہ انہیں بھی ادا کرنا ہو گا نیز توبہ بھی کرنی ہو گی کہ اے اللہ! مجھ سے نمازیں قضا کرنے کا جو گناہ ہوا تُو اسے معاف فرما! اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ اس گناہ کو معاف فرمادے گا۔

یاد رکھئے! نماز کی خوب تاکید کی گئی ہے یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ ”اگر کوئی شخص پانی میں ڈوب رہا ہے اور وہ اس وقت بھی بغیر عملِ کثیر کے اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے مثلاً تَیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو اس پر نماز پڑھنا فرض ہے، ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔“ (بہارِ شریعت، 1/725، حصہ:4)

## غیر مسلموں جیسی شکل مت بناؤ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازیں قضا کرنے کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے کا گناہ بھی ہمارے معاشرے میں عام ہو چکا ہے حالانکہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک چہرے پر داڑھی شریف سَجی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو داڑھی شریف رکھنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: داڑھی بڑھاؤ اور یہودیوں کی سی شکل مت بناؤ۔ (مسلم، ص125، حدیث:603)

داڑھی منڈانا اور ایک مٹّھی سے کم کروانا دونوں حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں (فتاویٰ رضویہ، 6/505) لہٰذا داڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے کم کروانے سے توبہ کرلیجئے اور اگر خدانخواستہ کسی نے داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کروانے کی ضد کر رکھی تھی تو وہ اپنی اس ”ضد“ کو شیطانی کام سمجھتے ہوئے چھوڑ دے کہ گناہ پر اَڑے رہنا شیطانی


www.dawateislami.net

صِفَت ہے، چنانچہ

## شیطان کی ضد

حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام ایک مرتبہ کوہِ طُور کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں شیطان مَردود مل گیا اور روتے ہوئے کہنے لگا: میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، آپ اللہ پاک سے سوال کیجئے کہ میری توبہ کا طریقہ کیا ہے؟ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوئے اور شیطان کی توبہ کا طریقہ پوچھا تو اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اس سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ آدم علیہ السّلام کی قبر کو سجدہ کرلے تو میں اس کی توبہ قبول کرلُوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے شیطان سے فرمایا: میں تیری توبہ کا طریقہ پوچھ کر آیا ہوں، بس تم آدم علیہ السّلام کی قبر کو سجدہ کرلو تمہاری توبہ قبول کرلی جائے گی۔ یہ سُن کر شیطان ٹھٹھا مار کر ہنسا اور کہنے لگا: اے موسیٰ! میں اُس وقت آدم علیہ السّلام کے سامنے نہیں جُھکا کہ جب وہ بنفسِ نفیس میرے سامنے موجود تھے تو اب میں ان کی قبر کے سامنے کیسے جُھک سکتا ہوں؟ (تنبیہ الغافلین، ص110 ماخوذاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا بُرائی پر اَڑے رہنا شیطانی کام ہے اور شیطان کا انجام بھی آپ کے سامنے ہے کہ اس کے گلے میں لعنت کے طوق ڈالے گئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا کام بُرائی پر ڈٹے رہنا نہیں بلکہ اس سے دُوری اختیار کرنا ہے۔ سبھی مسلمانوں کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری حَسین صورت پسند ہے:

ان کے جَلووں میں ہیں وہ دِلچسپیاں
جو یہاں پہنچا یہیں کا ہوگیا

سب اسلامی بھائی نیّت کریں کہ آج کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مَحبّت کی نشانی (یعنی داڑھی شریف) ہمارے چہرے سے کبھی بھی نہیں کٹے گی اور آج ہی سے ہمارا چہرہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّت سے جگمگانا شروع ہو جائے گا اِن شاءَاللہ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

## فہرست


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| عقل مند باپ | 01 |
| جہنّم کی آگ کا خوف | 02 |
| میدانِ محشر کے چار سوالات | 03 |
| بڑھاپا آسان نہیں | 04 |
| ایک بڑھیا کی حالتِ زار | 05 |
| دنیا سراپا عبرت ہے | 06 |
| قبر پر مٹی ڈالنے کا مُستَحب طریقہ | 07 |
| دنیوی زندگی کی حقیقت | 07 |
| نوجوان ڈاکٹر کی موت | 08 |
| کامیابی کا راز | 13 |
| اہم مسئلہ | 14 |
| شیطان کی ضد | 16 |

# اگلے ہفتے کا رسالہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net